از عدالتِ عظمیٰ

یونین آف انڈیا و دیگر

بنام

پی۔وی۔ہری ہرن و دیگر

تاریخ فیصلہ: 12 مارچ 1997

[بی۔پی۔جیون ریڈی اور کے۔ایس۔پریپورنن، جسٹس صاحبان]

قانونِ ملازمت۔

تنخواہ کا پیمانہ-نوٹیفکیشن کے ذریعے عہدوں کی درجہ بندی-جواب دہندہ جس کی تنخواہ کا پیمانہ زمرہ D ہے-ٹریبونل کا مؤقف ہے کہ اس کا ہنر مند گروپ کا عہدہ زمرہ C میں آتا ہے، اس طرح زمرہ C تنخواہ کے پیمانہ کا حقدار ہے-قرار پایا کہ، تنخواہ کے پیمانے کو طے کرنے/بڑھانے کے لیے ٹریبونل کا حکم قانون میں غیر مستحکم ہے، کیونکہ عہدوں کی درجہ بندی کے نتیجے میں تنخواہ کے پیمانے میں تبدیلی نہیں ہوتی ہے-ٹریبونل نے مساوی تنخواہ اور مساوی کام کی عرضی پر فیصلہ نہیں کیا ہے-لہذا مناسب آرڈر-سی سی ایس (سی سی اے) قواعد 1965، قاعدہ 6 کے لیے واپس بھیج دیا گیا۔

تنخواہ کا پیمانہ-عدالتی نظر ثانی کا دائرہ کار-جب تک معاندانہ امتیاز کا کوئی واضح اور غیر مبہم معاملہ ثابت نہ ہو، تنخواہ کے پیمانے میں عدالتی مداخلت نہیں ہونی چاہیے

ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل ایکٹ، 1985-مناسب بینچ-اعلی یا بہتر تنخواہ کے پیمانے کے دعوے کے لیے-کم از کم ایک عدالتی رکن پر مشتمل بنچ۔

مدعا علیہ محکمہ ماہی گیری کے ایک ونگ، انٹیگریٹڈ فشریز پروجیکٹ (آئی ایف پی) میں ٹول روم اسسٹنٹ تھا اور اس کی تنخواہ کا پیمانہ 800.1150 تھا، جیسا کہ چوتھے تنخواہ کمیشن نے تجویز کیا تھا۔

مرکزی حکومت نے سی سی ایس (سی سی اینڈ اے) قواعد کے قاعدہ 6 کے تحت اپنے نوٹیفکیشن کے ذریعے مختلف عہدوں کو زمرے A، B، C اور D میں درجہ بند کیا۔ زمرہ C مرکزی سول عہدوں پر مشتمل ہے جس میں زیادہ سے زیادہ 1150 روپے سے زیادہ لیکن 2900 روپے سے کم تنخواہ ہوتی

ہے۔ زمرہ D سول عہدوں پر مشتمل تھا" جس میں تنخواہ کا پیمانہ ہوتا ہے، جس کی زیادہ سے زیادہ رقم 1150 روپے یا اس سے کم ہوتی ہے"۔

مدعاعلیہ نے سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے سامنے ایک اصل درخواست دائر کی کہ اس کا عہدہ "ہنر مند" زمرہ کے تحت آتا ہے اور نوٹیفکیشن کے مطابق اس زمرے کو زمرہ C میں رکھا گیا تھا، اس طرح وہ روپے 1150-2900 کے تنخواہ کے پیمانے کا حقدار ہے۔ ٹریبونل نے درخواست کی اجازت دے دی۔ لہذا یہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت "

قرار دیا گیا کہ: 1.1. آئی ایف پی میں ٹول روم اسسٹنٹ کا تنخواہ کا پیمانہ 1150 روپے تھا یعنی مذکورہ تنخواہ کے پیمانے کا زیادہ سے زیادہ "1150 روپے سے زیادہ" نہیں تھا تاکہ گروپ- سی میں آئے۔ یہ عہدہ مناسب طریقے سے زمرہ D کے تحت آتا ہے کیونکہ اس میں تنخواہ ہوتی تھی، جس کی زیادہ سے زیادہ رقم "1150 روپے یا اس سے کم" تھی۔ "1150 روپے سے زیادہ کا مطلب ہے 1151 روپے اور اس سے زیادہ۔ "1150 روپے کو "1150 روپے سے زیادہ" کے طور پر بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے یہ عہدہ مناسب طریقے سے زمرہ D کے تحت آتا ہے نہ کہ زمرہ C کے تحت۔

1.2 عہدوں کی درجہ بندی کے نتیجے میں تنخواہ کے پیمانے میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ حکومت کی طرف سے ہر عہدے کے لیے مقرر کردہ تنخواہ کے پیمانے تنخواہ کمیشن یا اسی طرح کے ماہر ادارے کی سفارشات کی بنیاد پر کیے / طے کیے گئے تھے۔ عہدوں کی درجہ بندی کا تنخواہ کے پیمانے کے تعین سے کوئی تعلق نہیں ہے، یہ صرف پہلے سے طے شدہ تنخواہ کے پیمانے کی بنیاد پر عہدوں کو کئی بنیادوں میں درجہ بندی کرتا ہے۔ کئی عہدوں کے لیے درجہ بندی اور تنخواہ کے پیمانے تجویز کرنا دو مختلف اور الگ کام ہیں۔ لہذا، ٹریبونل کی طرف سے منظور کردہ حکم قانون کے لحاظ سے مکمل طور پر غیر مستحکم ہے اور اسے الگ کر دیا گیا ہے۔

2. جہاں تک "مساوی تنخواہ اور مساوی کام" کی درخواست کا تعلق ہے، ٹریبونل نے اس پر غور نہیں کیا ہے۔ اس لیے اسے قانون کے مطابق مناسب نمٹارے کے لیے ٹریبونل کو واپس بھیج دیا جاتا ہے۔

3. ٹریبونلز اکثر بغیر کسی مناسب وجہ کے اور اس حقیقت سے آگاہ ہوئے بغیر کہ تنخواہ کا تعین ان کا کام نہیں ہے، تنخواہ کے پیمانے میں مداخلت کرتے ہیں۔ یہ حکومت کا ایک کام ہے، جو عام طور پر پے کمیشن کی سفارش پر کام کرتا ہے، جو اس مسئلے کو بہت گہرائی سے دیکھتا ہے اور اس کے سامنے مکمل

تصویر رکھتا ہے اور اس مسئلے پر فیصلہ کرنے کا مناسب اختیار رکھتا ہے۔ٹریبونل کو اس معاملے میں مناسب تحمل کا استعمال کرنا چاہیے۔کسی زمرے کے تنخواہ کے پیمانے میں تبدیلی کا سلسلہ وار اثر پڑتا ہے اور اس کا سرکاری خزانے پر سنگین اثر پڑتا ہے۔جب تک معاندانہ امتیاز کا کوئی واضح اور ثابت شدہ معاملہ پیش نہ کیا جائے، تنخواہ کے پیمانے کے تعین میں مداخلت کا کوئی جواز نہیں بنتا۔اگر تنخواہ کے پیمانے سے متعلق تمام معاملات، یعنی زیادہ تنخواہ کے پیمانے یا تنخواہ کے پیمانے میں اضافے سے متعلق معاملات، جو بھی معاملہ ہو، کسی نہ کسی بنیاد پر کم از کم ایک عدالتی رکن پر مشتمل بنچ کے ذریعے سنے جائیں تو یہ چیزوں کی فٹنس میں ہو گا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 7127، سال 1993۔

سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، ایرناکولم کے او اے نمبر 391، سال 1991 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ایس۔این۔ترڈول اور اے۔ایس۔راوت۔

جواب دہندگان کے لیے اے ایس نمبیار اور پی کے منوہر۔

عدالت کا فیصلہ بی پی جیون ریڈی جسٹس نے سنایا۔

یہ اپیل سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، ایرناکولم بنچ کے فیصلے کے خلاف کی گئی ہے، جس میں او اے نمبر 391، سال 1991 کی اجازت دی گئی ہے، جو یہاں مدعاعلیہان کی طرف سے دائر کی گئی ہے۔

جواب دہندگان انٹیگریٹڈ فشریز پروجیکٹ (آئی ایف پی) میں ٹول روم اسسٹنٹ ہیں جو محکمہ ماہی گیری کا ایک ونگ ہے، دوسرا ونگ سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف فشریز ناٹیکل اینڈ انجینئرنگ ٹریننگ ڈپارٹمنٹ (سی آئی ایف این ای ٹی) ہے۔آئی ایف پی میں ٹول روم اسسٹنٹ کی تنخواہ کا پیمانہ ابتدائی طور پر روپے 85-128 تھا، جسے نظر ثانی کرکے روپے 210-290 کر دیا گیا۔چوتھے پے کمیشن نے دو سابقہ تنخواہ کے پیمانوں یعنی روپے 210-270 اور روپے 210-290 کے لیے یکساں تنخواہ کا پیمانہ روپے 800-1150 مقرر کیا۔لہٰذا، فریقین موخر الذکر تنخواہ کے پیمانے روپے 800-1150 میں شامل ہو گئے۔

مرکزی حکومت نے سی سی ایس (سی سی اینڈ اے) قواعد کے قاعدہ 6 کے تحت ایک نوٹیفکیشن جاری کیا، جس کے ذریعے مختلف عہدوں کو زمرہ A، B، C اور D میں تقسیم کیا گیا۔زمرہ-C میں وہ مرکزی سول عہدے شامل کیے گئے جو "ایسی تنخواہ یا تنخواہ کے پیمانوں کے حامل ہوں، جس کی زیادہ

سے زیادہ حد روپے 1150 سے زیادہ لیکن روپے 2900 سے کم ہو۔" زمرہ-D میں وہ سول عہدے شامل کیے گئے جو "ایسی تنخواہ یا تنخواہ کے پیمانے کے حامل ہوں، جس کی زیادہ سے زیادہ حد روپے 1150 یا اس سے کم ہو۔ فریقین نے مؤقف اختیار کیا کہ ان کا عہدہ "ماہر" گروپ میں آتا ہے اور مذکورہ نوٹیفکیشن کے مطابق یہ زمرہ زمرہ-C میں شامل ہے۔ وہ رٹ پٹیشن کے ضمیمہ 8-A پر انحصار کرتے ہیں، جو کہ محکمہ ماہی پروری کے عہدوں کی فہرست پر مشتمل ہے۔ اس فہرست کے آئٹم 58 میں بیان کیا گیا کہ وہ عہدہ، جو روپے 210-290 کے تنخواہ کے پیمانے پر مشتمل ہے (جس کا پیمانہ بعد ازاں روپے 800-1150 مقرر کیا گیا)، زمرہ -C میں شامل ہے۔ اپیل کنندگان، جو اصل درخواست میں فریقِ مخالف تھے، نے اس دعویٰ کی مخالفت کی۔ تاہم، ٹریبونل نے قرار دیا کہ چونکہ فریقین کا عہدہ زمرہ-C میں شامل ہے، لہٰذا وہ تنخواہ کے پیمانہ روپے 1150-2900 کے حقدار ہیں۔ چنانچہ، فریقین کی جانب سے دائر کردہ اصل درخواست منظور کر لی گئی۔

ہم ٹریبونل کی استدلال یا نقطہ نظر کی تعریف کرنے سے قاصر ہیں۔ آئی ایف پی میں ٹول روم اسسٹنٹ کا تنخواہ کا پیمانہ روپے 800-1150 ہے۔ دوسرے لفظوں میں، مذکورہ تنخواہ کے پیمانے کی زیادہ سے زیادہ رقم "1150 روپے سے زیادہ" نہیں ہے تاکہ زمرہ-C کے تحت آئے۔ یہ عہدہ مناسب طریقے سے زمرہ-D کے تحت آتا تھا کیونکہ اس میں تنخواہ ہوتی تھی، جس کی زیادہ سے زیادہ رقم "1150 روپے یا اس سے کم" تھی۔ "1150 روپے سے زیادہ کا مطلب ہے 1151 روپے اور اس سے زیادہ۔ "روپے۔ 1150 "کو" 1150 روپے سے زیادہ "کے طور پر بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے مذکورہ عہدہ مناسب طریقے سے زمرہ-D کے تحت آتا ہے نہ کہ زمرہ-C کے تحت۔ یہ فرض کرتے ہوئے کہ مذکورہ پوسٹ کا ذکر زمرہ-C کے تحت کیا گیا تھا، یہ غلطی ہو سکتی ہے یا نہیں بھی۔ مواد یہ ہے کہ درجہ بندی کے نتیجے میں تنخواہ کے پیمانے کو روپے 800-1150 سے روپے 1150-2900 میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ یہ محض ناقابل تصور ہے۔ تنخواہ کے پیمانے وہ ہیں جو حکومت کی طرف سے ہر عہدے کے لیے تجویز کیے جاتے ہیں جو اکثر تنخواہ کمیشن یا اسی طرح کے ماہر ادارے کی سفارشات کی بنیاد پر کیے جاتے ہیں۔ عہدوں کی درجہ بندی کا تنخواہ کے پیمانے کے تعین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ صرف پہلے سے طے شدہ تنخواہ کے پیمانے کی بنیاد پر عہدوں کو کئی بنیادوں میں درجہ بندی کرتا ہے۔ کئی عہدوں کے لیے درجہ بندی اور تنخواہ کے پیمانے تجویز کرنا دو مختلف اور الگ کام ہیں۔ ٹریبونل کا حکم، ہماری رائے میں، قانون کے لحاظ سے مکمل طور پر غیر مستحکم ہے۔ اعتراض شدہ حکم کی حمایت میں دی گئی وجوہات مبہم اور واضح ہیں۔ ٹریبونل کے متنازعہ حکم کو

اسی کے مطابق کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ تاہم، مدعا علیہان کے وکیل سری نمبیار نے کہا کہ مدعا علیہان نے سی آئی ایف این ای ٹی میں ٹول روم اسسٹنٹ کو دی گئی تنخواہ کی بنیاد پر "مساوی کام کے لیے مساوی تنخواہ" کی درخواست بھی اٹھائی تھی، لیکن یہ کہ ٹریبونل نے اس سے نمٹا نہیں ہے۔ لہذا ہم معاملے کو قانون کے مطابق مذکورہ بنیاد سے نمٹنے اور اصل درخواست میں حتمی احکامات جاری کرنے کے لیے بھیجتے ہیں۔

اس اپیل سے علیحدگی اختیار کرنے سے پہلے، ہم کچھ مشاہدات کرنے پر آمادہ محسوس کرتے ہیں۔ پچھلے کچھ ہفتوں کے دوران، ہمیں تنخواہ کے پیمانے کے سوال پر ایڈمنسٹریٹو ٹریبونلز کے ذریعے طے کیے گئے کئی معاملات کا پتہ چلا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ اکثر ٹریبونلز بغیر کسی مناسب وجہ کے اور اس حقیقت سے آگاہ ہوئے بغیر کہ تنخواہ کا تعین ان کا کام نہیں ہے، تنخواہ کے پیمانے میں مداخلت کر رہے ہیں۔ یہ حکومت کا کام ہے جو عام طور پر پے کمیشن کی سفارشات پر عمل کرتی ہے۔ کسی زمرے کے تنخواہ کے پیمانے میں تبدیلی کا ایک سلسلہ وار اثر ہوتا ہے۔ اسی طرح کے کئی دیگر زمروں کے ساتھ ساتھ جو اوپر اور نیچے واقع ہیں، اس طرح کی تبدیلی کی بنیاد پر اپنے دعوے پیش کرتے ہیں۔ ٹریبونل کو یہ سمجھنا چاہیے کہ مقررہ تنخواہ کے پیمانے میں مداخلت کرنا ایک سنگین معاملہ ہے۔ پے کمیشن، جو اس مسئلے کو بہت گہرائی سے دیکھتا ہے اور اس کے سامنے مکمل تصویر رکھتا ہے، اس مسئلے پر فیصلہ کرنے کا مناسب اختیار ہے۔ اکثر، "مساوی کام کے لیے مساوی تنخواہ" کے نظریے کو بھی غلط سمجھا جارہا ہے اور غلط طریقے سے لاگو کیا جارہا ہے، آزادانہ طور پر تنخواہ کے پیمانے پر ترمیم اور اضافہ کیا جارہا ہے۔ ہمیں امید اور یقین ہے کہ ٹریبونلز اس معاملے میں مناسب تحمل کا مظاہرہ کریں گے۔ جب تک معاندانہ امتیازی سلوک کا واضح معاملہ نہیں بنایا جاتا، تنخواہ کے پیمانے کے تعین میں مداخلت کا کوئی جواز نہیں ہوگا۔ ہمیں واحد اراکین اور وہ بھی اکثر انتظامی اراکین کی طرف سے منظور کردہ احکامات ملے ہیں، جو اس طرح کے دعووں کی اجازت دیتے ہیں۔ ان احکامات کا سرکاری خزانے پر بھی سنگین اثر پڑتا ہے۔ اگر تنخواہ کے پیمانے سے متعلق تمام معاملات، یعنی زیادہ تنخواہ کے پیمانے یا تنخواہ کے پیمانے میں اضافے سے متعلق معاملات، جیسا کہ معاملہ ہو، کسی نہ کسی بنیاد پر، کم از کم ایک عدالتی رکن پر مشتمل بنچ کے ذریعے سنے جائیں تو یہ چیزوں کی فٹنس میں ہوگا۔ مرکزی انتظامی ٹریبونل کے چیئرمین اور ریاستی انتظامی ٹریبونلز کے چیئرمین اس معاملے میں مناسب ہدایات جاری کرنے پر غور کریں گے۔

اپیل منظور کی گئی۔